اگر نیکی نہوتی تو عمر نہ بڑہتی اور آدمی گناہ کرنی سے محروم الرزق ہوجاتا ہی
ایک گناہ تو یہی ہے کہ قطع رحم کری اور محتاج ہوجائے اور نیکی یہی ہے
کہ صلہ رحم کرے اور زیادہ جیئی اور دعا کرتا رہی جس سی بلائین آسمانی
دور ہوتی رہین سلمان کا لفظ رفعاً یہ ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید
فی العمر الا البر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب عبد الرحمن بن عوف
سمعاً رفعاً کہتے ہین اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے انا اللہ وانا الرحمن
خلقت الرحم وشققت لہا من اسمی فمن وصلہا وصلتہ ومن قطعہا بتتہ ای
قطعتہ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن حبان یہ حدیث قدسی ہی اسمین صراحت ہے
اس امر کی کہ لفظ رحم کا نام مبارک رحمن سے نکلا ہی ولہذا اللہ کو اوسکے
وصل و قطع کیطرف بغایت درجہ توجہ ہی ترمذی نے اس حدیث کو صحیح
کہا ہے لیکن منذری کہتے ہین کہ تصحیح مذکور مین نظر ہے حدیث
عبد اللہ بن ابی اوفی مین فرمایا ہی لا تنزل الرحمۃ علی
قوم فیہم قاطع رحم رواہ البیہقی یعنی جس کسی قوم کی اندر کوئی قاطع
رحم ہوتا ہے اوس قوم پر اللہ کی رحمت نہین اوترتی اور حدیث ابی
بکرہ مین کہا ہی ما من ذنب احری ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ
فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ من البغی وقطیعۃ الرحم رواہ الترمذی
وابوداؤد وابن ماجۃ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح والحاکم وقال صحیح

الاسناد یعنی بغاوت و قطع رحم ایسا گناہ ہے کہ اسداد اسکی عقوبت مین اسی دنیا کی اندر شتابی کرتا ہے اور آخرت کی جزا تو علحدہ ہی ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلة الرحم محبة فی الاھل مثراة فی المال منساة فی الاثر رواہ الترمذی کما مستدرکہ یعنی تم اپنا نسب معلوم کرلو تاکہ صلہ رحم کرسکو یہ صلہ رحم محبت ہی گہر والون مین ثروت ہی مال مین تاخیر اجل ہی اس حدیث مین صلہ رحم کے تین فائدے بیان فرمائے ہر فائدہ بجائے خود ایک نفع عظیم و غایت مراد ہر شخص ہے یعنی محبت ایک عزیز الوجود چیز ہے اسیطرح آسودگی کہ ہر شخص دولتمند ہونا چاہتا ہے اسی طرح طول عمر کہ ہر کوئی اسکا خواستگار ہی سو یہ سب مرادات ایک صلہ رحم کے طفیل مین میسر آسکتی ہین منذری نے کہا مراد منساۃ فی الاثر سے زیادت فی العمر ہے انتہی اسکو طبرانی نے ہی باسناد لا باس به حدیث علا ابن خارجہ سے روایت کیا ہی دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہے من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیصل رحمه الحدیث رواہ البخاری معلوم اس سی معلوم ہوا کہ صلہ رحم علامت ایمان ہے اور دلیل ایقان علی بن ابی طالب رفعاً کہتے ہین من سرہ ان یمد له فی عمرہ ویوسع له فی رزقه ویدفع عنه میتة السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمه رواہ عبد اللہ بن الامام احمد فی زوائدہ والبزار باسناد جید والحاکم یعنی صلہ رحم سی عمر دراز ہوتی ہے اور رزق کی کشایش اور بری موت سی

بچا اور رہتا ہی یہ تین فائدی ہوئے پچہلا فائدہ سب سی بڑھکر ہی اسلئی کہ عقبا
خاتمہ کا ہی جب خاتمہ سو نہوا تو سب کام درست ہوگیا ختم اللہ لنا
بالحسنی ووقانا میتۃ السوء بمنہ وکرمہ امین ابن عباس کا لفظ مرفوع
یہہ ہی مکتوب فی التوراۃ من احب ان یزاد فی عمرہ ویزاد فی رزقہ فلیصل رحمہ
رواہ البزار باسناد لاباس بہ والحاکم وصححہ انس کہتے ہین حضرت نی فرمایا ہی
ان الصدقۃ وصلۃ الرحم یزید اللہ بہما فی العمر ویدفع بہما میتۃ السوء ویدفع
بہما المکروہ والمحذور رواہ ابو یعلی یعنی صدقہ وصلہ رحم کرنی سے عمر
بڑہتی ہے بری موت دور ہوتی ہے مکروہ ومحذور دفع ہوتا ہے ابن
عباس کا لفظ رفعا یہ ہی کہ اللہ قوم سے گہرون کو آباد کرتا ہی اور مال کا
پہل دیتا ہی اور جب سی اونکو پیدا کیا ہی تب سی غصّے کی نظر سے طرف اونکی
نہین دیکہا پوچہا یہ کیونکر ہوتا ہے فرمایا صلہ رحم کرنی سے رواہ الطبرانی
باسناد حسن والحاکم ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے رحم شجنہ ہے
رحمان سے کہتا ہی ای رب مین قطع کیا گیا میری ساتھہ برائی کی گئی مین مظلوم
ہوا رب جواب دیتا ہے کہ کیا تو اسپر راضی نہین ہے کہ مین وصل کرون اوس
جو تیرا وصل کرے اور قطع کرون اوسکو جو تیرا قاطع ہو رواہ احمد باسناد
جید قوی وابن حبان ام کلثوم بنت عقبہ کا لفظ رفعا یہ ہے
افضل الصدقۃ الصدقۃ علی ذی الرحم الکاشح رواہ الطبرانی وابن خزیمۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط

کاشح سے مراد وہ ہی جو چہپے دشمنی رکہتا ہی یعنی جو صدقہ رشتہ دار دشمن کو دیا جاتا ہی وہ اجر مین سب صدقات سی افضل ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی اللہ اوسکا حساب آسان کریگا اور اوسکو اپنی رحمت سی بہشت مین لیجائیگا پوچہا کہ وہ کیا ہین فرمایا تعطی من حرمك وتصل من قطعك وتعفو عمن ظلمك فاذا فعلت ذلك يدخلك الله الجنة رواه البزار والطبرانی والحاكم وقال صحيح الاسناد یعنی جو شخص تجہکو نہ دی تو اوسکو دیے اور جو تجہسے توڑی تو اوس سے جوڑ اور جو تجہپر ظلم کری تو اوسکو معاف کر جب تو یہ تینون کام کریگا تو بہشت مین جاویگا سلف مین ایسے لوگ بہت تہی کہ خلف مین نایاب ہین مرزا مظہر جانجان نے اپنی قاتل کو خون بخشدیا تہا انتقام نہ لیا جسطرح کہ امام حسن علیہ السلام نی کیا تہا ؎ ہم بہی تسلیم کی خو ڈالینگے بے نیازی تری عادت ہی سہی حدیث عائشہ رفعا کہتی ہین اسرع الخير ثوابا البر والصلة واسرع الشر عقوبة البغي وقطيعة الرحم رواه ابن ماجه یعنی بر وصلہ کا اجر بہت جلد ملتا ہی جسطرح کہ بغی و قطع رحم کا عقاب بہت جلدی کرتا ہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ان اعمال بنی آدم تعرض كل خميس ليلة الجمعة فلا يقبل عمل قاطع رحم رواه احمد ورواته ثقات یعنی سب لوگون کے اعمال ہر شب جمعہ کو عرض کئی جاتی ہین قاطع رحم کا عمل قبول نہین ہوتا یہ بات کہ قاطع رحم داخل جنت نہوگا کئی حدیثون مین آئی ہے فضل بیان مین صلۂ رحم والدین کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک مرد نے کہا ای رسول خدا من احق بحسن صحابتی قال امك
یعنی کون زیادہ مستحق ہے ساتھہ حسن صحبت کی جسکے ساتھہ مین اچھا برتاو کرون
فرمایا تیری مان پہر دوبارہ وسہ بارہ ویسے ہی پوچھا ہر بار یہی فرمایا کہ تیری مان
چوتھے بار مین کہا کہ تیرا باپ پہر فرمایا ثم ادناك فادناك یعنی جو تجہسے زیادہ تر
قریب ہو یعنی رشتے مین متفق علیہ یہ حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ سب سے
زیادہ استحقاق صلہ رحم کا مان باپ کو ہی پہر انمین مان مقدم ہے باپ پر بعدہٗ
وہ رشتہ دار ہین جو رشتے مین زیادہ تر نزدیک ہون اونکو دور کے رشتہ دارون پر مقدم کرے
یہہ چار شخص ہی جنکی ساتھہ صلہ رحم کرنا واجب ہے اسماء بنت ابی بکر کہتے ہین کہ میری مان
آئی اور وہ مشرکہ تہی عہد قریش مین یعنی بزمانہ صلح حدیبیہ مینے کہا ای رسول خدا
میری مان آئی ہے اور وہ راغب ہی یعنی کفر مین یا میری مال مین کیا مین اوسکے ساتھہ
صلہ رحم کرون فرمایا ہان صلہ رحم کر متفق علیہ لمعات مین کہا ہی حدیث
دلیل ہے اسبات پر کہ نفقہ کافر مان باپ کا مسلمان اولاد پر واجب ہے اور
احسان کرنا ساتھہ کفار کے جائز ہے انتہی حدیث عمرو بن عاص بہی اسی کی موید ہے
وہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہی کہ بیشک آل ابی فلان میری اولیا نہین ہین یعنے
مین اون کو بسبب قرابت کے دوست نہین رکہتا ہون میرا دوست اللہ و صلحاء
مومنین ہین لکن اون کے لئی رحم ہے یعنی رشتہ سو مین اوسکو تر رکہتا ہون
یعنی صلہ رحم کرتا ہون متفق علیہ بعض نے کہا ہی مراد آل فلان سے

ابو لہب یا ابو سفیان یا حکم بن العاص یا عموماً سارے طوائف قریش یا خاص بنا
یا آپکے اعمام مین ظاہر حدیث یہی ہے مطلب یہ ٹھیرا کہ بہ سبب مسلمان نہون نہ
ہونیکے اور اونسے کوئی علاقہ الفت دلی کا نہین ہے مگر بسبب قرابت کی صلہ
رحم کرتا ہون معلوم ہوا کہ صلہ رحم کرنے کے لئی کچھہ اسلام شرط نہین ہے
اس صلہ مین والدین سارے اہل قرابت پر مقدم ہوتے ہین منجملہ اونکی صلہ
ایک یہ ہی کہ اونکو گالی نہ دے حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہی گالی دینا مان
باپ کو گناہ کبیرہ ہی کہا کیا کوئی والدین کو بہی گالی دیتا ہے فرمایا ہان کسی
باپ مان کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی مان باپ کو گالی دیتا ہے متفق علیہ
گویا غیر سے گالی دلوانا ویسا ہی ہے کہ خود اونکو گالی دے کمینے رذیل لوگ
ایسا بہت کیا کرتے ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ؎ گر ما در خویش دوست داری
دشنام مدہ بمادر کس * مرزا محمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے
؎ دہن خویش بدشنام میالا صائب * کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد
دوسرا صلہ متعلق والدین کے یہ ہی کہ جو لوگ مان باپکی دوست ہون اونکی ساتھ
حسن سلوک کرے خاطر داری و ادب و لحاظ و مروت سی پیش آئی حدیث
ابن عمر مین فرمایا ہی ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی دلہ
مسلم یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی دوستدارونکی ساتھہ
کری بعد پیٹھ پہیرنیکے یعنی بعد موت یا غیبت پدر کے یہی حکم مان کے دوستون کا ہے

اسلئے کہ لفظ اب اسم جنس ہی او سمین مان ہی شامل ہے حکایت عبداللہ بن دینار
کہتے ہین ابن عمر کو ایک اعرابی مکہ کی راہ مین ملا ابن عمر نے اوسکو سلام کیا اور اپنے
گدہے پر سوار کرایا جسپر خود سوار ہوتے تہے اور اپنا عمامہ اوسکو دیا جو خود اونکی سر پر تہا
ابن دینار نے کہا اصلحک اللہ یہ لوگ دیہاتی ہین تہوڑی سے چیز مین خوش ہو جاتے ہین
تہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تہا اور مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تہے
ان ابر البر صلة الولد اہل ود ابیہ رواہ مسلم ابو بردہ کہتے ہین مین مدینہ
مین آیا میرے پاس ابن عمر آئے فرمایا تو جانتا ہے کہ مین تیری پاس کس سبب سے
آیا مینے کہا نہین کہا مینے حضرت کو سنا فرماتی تہے من احب ان یصل اباہ
فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ اور میری باپ عمر اور تیری باپ کی درمیان
برادری و دوستی تہی مینے اوسکا صلہ کرنا چاہا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ فقط آنا جانا
اور محبت سی بات کرنا بہی ایک طرحکا صلہ ہے اور مراد برادری سے اسجگہ اخوت
اسلام ہے نہ اخوت نسب تیسرا صلہ متعلق مان باپکے یہ ہے کہ اگر مان باپ یہہ
حکم دین کہ جورو کو طلاق دیدے تو اونکی اطاعت کری ایک شخص نے ابو الدرداء سے
کہا تہا کہ میری مان کہتی ہے کہ اپنی جورو کو چہوڑ دون کہا مینے حضرت کو سنا ہی فرماتی تہے
باپ اوسط ابواب جنت ہے تو چاہی تو اوس کی نگہبانی کر اور چاہی ضایع کر رواہ
الترمذی و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان لکن انکی روایت مین بجای مان کے باپ آیا ہے
یعنی جنت کی بہت سی دروازے ہین اون سب مین بہتر دروازہ وسطی داخل ہونی بہشت مین کے

حفظ حقوق والدین کا ہے مراد والد سے اسجگہ اسم جنس ہے سو جب باپکا یہ حکم ہے
تو ماں بالاولی داخل ہوگی ابن عمر کہتے ہیں میری نیچے ایک عورت تہی میں اوسکو
چاہتا تہا اور عمر اوس سے ناخوش تہے مجہسے کہا تو اوسکو طلاق دیدے میں نے نانا و
پاس حضرت کے آئے اور یہہ ذکر کیا حضرت نے مجہسے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے

رواہ اہل السنن الاربع وصححہ الترمذی وابن حبان حضرت اسمعیل نے بہی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے اشارہ سے بی بی کو طلاق دیدی تہی یہی حکم والدہ کا حق میں
اولاد کے ہے انکا حاصل اطاعت والدین کی اولاد پر واجب عین ہے مگر معصیت خدا
مین یہ صلہ واطاعت موجب دخول جنت کا ہوتی ہے اور قطیعت و عقوق سبب
دخول نار کا ہے عائشہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا ہے مین جنت مین گیا مینے
وہان قراءت سُنی پوچہا یہہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان کذلکم البر کذلکم البر
یعنی نیکی ایسی چیز ہوتی ہے وہ اپنی ماںکے ساتہہ بڑی نیکوکار تہی رواہ فی
شرح السنۃ والبیہقی ابن عمرو کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ رضا رب کی خدا میں
باپ کی اور سخط رب کا سخط مین باپ کی ہے رواہ الترمذی حکایت
ابن عمر نے کہا ہے ایک آدمی نے آکر کہا ای رسول خدا مینے ایک بڑا گناہ کیا ہے
میری توبہ قبول ہوگی یا نہین فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین کہا تیری خالہ ہے
کہا ہاں فرمایا اوسیکی ساتہہ نیکی کر رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ صلۂ والدین سے کفارہ
ذنب عظیم کا ہوتا ہے یہانتک کہ اگر ماں نہو تو خالہ ہی کے ساتہہ احسان کرتے

کہ یہہ ہی گویا ماں کے ساتہہ سلوک کرنا ہے ولله الحمد جو تہا صلہ متعلق والدین کے
یہہ ہے کہ بے اونکی اذن و اجازت کی کسی عبادت پر اقدام نکری اسلئی کہ
اونکی خدمت و رضامندی مقدم ہے عبادت نافلہ پر حدیث معاویہ بن
جاہمہ مین آیا ہے کہ جاہمہ پاس حضرت کے آیا اور کہا ای رسول خدا مین جہاد
کرنا چاہتا ہون اور آپسے مشورہ لینے آیا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہاں
فرمایا اوسیکی خدمت مین لگا رہ جنت نیچے اوسکے قدم کے ہے رواہ احمد
والنسائی والبیہقی وابن ماجة والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواہ الطبرانی باسناد
جید ولفظہ قال اتیت النبی صلعم استشیرہ فی الجہاد فقال الک والدان قلت نعم قال الزمہما فان الجنة تحت ارجلہما
یعنی غرض تیری جہاد سی یہی ہے کہ تو بخشا جاوے سو یہہ مدعا تیرا یون ہی
حاصل ہو سکتا ہے کہ تو خدمت پدر و مادر مین رہے حدیث ابن عمرو مین
رفعًا آیا ہے کہ ایک مرد نے آکر حضرت سی کہا مین بیعت کرتا ہون آپسے
ہجرت و جہاد پر مجہے جستجو ہی اجر کی اللہ سے فرمایا تیرے ماں باپ مین کوئے
موجود ہے کہا ہاں دونون زندہ ہین فرمایا کیا تو اللہ سے طالب اجر کا ہی کہا
ہاں فرمایا ارجع الی والدیک فاحسن صحبتہما رواہ مسلم یعنی جا ماں باپکے ساتہہ اچہا برتاو کر
اسی طرح حدیث ابو سعید مین آیا ہے کہ ایک مرد یمن سی ہجرت کرکے پاس حضرت کے
آیا تہا فرمایا یمن مین کوئی تیرا ہی کہا میری ماں باپ ہین فرمایا اونہون نے
تجکو اجازت دیدی ہے کہا نہین فرمایا تو اونکی پاس پہر جا اور اذن مانگ اگر اذن دین تو

خیر جہاد کرو رنہ اونکے ساتھ نیکی بجالا رواہ ابی داؤد حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ہجرت و جہاد سے عبادت عظیمہ کے لئی اذن والدین کو مقدم رکہا اور بے اذن کے بجالانا اس عبادت کا جائز نفرمایا اس سے کمال علو درجہ والدین کا نزدیک اللہ و رسول کی ثابت ہوا حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی جاء رجل الی النبی صلعم یستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداک قال نعم قال ففیہما فجاھد رواہ مسلم وغیرہ حضرت تو یہ ارشاد فرمائین اور اس زمانہ کے اولاد کو ہمنے دیکہا ہی کہ وہ ہرکام مین بلا اذن والدین کی جسارت کرتے ہین بلکہ سخط والدین کو اونکی رضا پر مقدم رکہتے ہین اور کچہ پرواخراب آخرتکی نہین کرتے بلکہ اولٹے طالب اپنی اطاعت و رضا کے والدین سے ہوتی ہین ونعوذ باللہ غضب اللہ حدیث ابوامامہ مین آیا ہے کہ ایک شخص نی کہا ای رسول خدا ما حق الوالدین علی ولدہما فرمایا ھما جنتک ونارک رواہ ابن ماجۃ یعنی ماں باپ حق مین اولاد کے بہشت و دوزخ مین اگر ماں باپ اولاد سے راضی ہین تو وہ بہشتی ہے ورنہ دوزخی حقوق والدین مین رسالہ اسعاد العباد طبع ہو چکا ہے اسجگہ بیان کرنا انواع صلہ کا مقصود ہے نہ حقوق کا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے مامن ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اس حدیث مین تامل کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرتبہ ماں باپکا بعد خدا ورسول کے کس درجہ تک ساری خلق سے زیادہ تر ہے گویا وجود والدین کا ایک ذریعۂ قوی اور وسیلۂ جمیل ہے حصول عبادت مقبول کا اور زیارت ایک غنیمت بارده اور نعمت عظمے ہی کہ بمشقت و محنت ہاتھ آتی ہے سفر حج کی مشقتین اور مصارف راہ کی کلفتین وہی جانتا ہے جسنے کہ یہ سفر کیا ہے پھر حاجی کو معلوم نہین ہوتا کہ اوسکا حج قبول ہوا یا رد بخلاف اس نظارہ کے کہ اسمین کوئی محنت و تکلیف نہین ہے معہذا مفت کا ثواب بقدر ایک حج مقبول کے ایک دیدار مین حاصل ہوتا ہے وللہ الحمد مگر نالائق اولاد اسکی قدر نہین جانتے ماں باپ سے برسہا برس سال اور بعض تمام عمر جدا رہتے ہین شکل نہین دیکھتے سو وہ اس نعمت بی بدل سے محروم ہے حضرت نے بار والدین کو دعا دی ہے معاذ بن انس نے رفعا کہا ہے من بر والدیہ طوبی لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ ابو یعلی والطبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد بر و صلہ ایک چیز ہے وہ برا بد نصیب ٹھیرا جسنے کہ یہ دعا نہ لی بلکہ بد دعا لی کیونکہ دوسری حدیث مین غیر بار کو بد دعا دی ہے ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین رغم انفہ ثم رغم انفہ ثم رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما ثم لم یدخل الجنۃ رواہ مسلم یعنی وہ شخص خاک مین ملے جسنے ماں باپ دونون کو یا ایک کو اونمین سے حالت پیری مین پایا اور پھر بہشت مین نگیا یعنے اونکی خدمت کرکے یا اونکو راضی

رکہکر جنت کا استحقاق حاصل کیا تیسری روایت جابر کی یہہ ہی کہ جبرئیل علیہ
السلام نے آکرکہا یا محمد من ادرک احد ابویہ فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل امین قلت
امین الحدیث رواہ الطبرانی باسناد حسن پانچوان صلہ متعلق اورونکے یہہ ہے
کہ بعد اونکے موت کے اونکی لئیے دعا وصدقہ واستغفار ونحوہا بجالائی حدیث
ابی اسید ساعدی مین آیا ہے کہ ہم نزدیک حضرت کے بیٹھے تہے اتنی مین ایک مرد
بنی سلمہ کا آیا اور اوسنے کہا ای رسول خدا ھل بقی من بر ابوی شئی ابرھما بہ
بعد موتھما یعنے ماں باپ کی ساتہہ نیکی کرنے مین سے کوئی نیکی باقی ہی جسے بعد اونکے
موت کے مین اونکے ساتہہ بجالاؤن فرمایا نعم الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما
وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما
رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ یعنی دعا واستغفار کرنا واسطے اونکی یہہ ایک کام ہوا
اور جاری رکہنا اونکی عہد کا بعد اونکے یعنے اونکی وصیت وقرار کو پورا کرنا یہہ
دوسرا کام ہوا اور صلہ رحم کرنا بسبب اونکی یعنے جو لوگ ماں باپکے رشتہ کی
وجہ سے لائق صلہ کے ہوں اونکے ساتہہ حسن سلوک سے پیش آنا جیسے خالہ
نانی یا چچا دادا یہہ تیسرا کام ہوا اور عزت وخاطرداری کرنا ماں باپ کی دوستونکی یہہ چوتہا
کام ہوا سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت سے دریافت کرکے اپنی ماں کی طرف سے ایک کنواں
بنوا دیا تہا اور کہا ھذہ لام سعد یہ اسلئے کہ حضرت نے صدقہ آب کو بہتر فرمایا تہا
یہہ پانچوان کام ہوا حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ یہہ سب امور داخل صلۂ والدین

وحقوق ابوین مین اس حدیث کو ابن حبان نے بہی اخراج کیا ہے اور آخر
حدیث مین اتنا اور بڑہایا قال الرجل ما اکثر ھذا یا رسول اللہ واطیبہ قال فاعمل بہ
چہٹا صلہ یہہ ہے کہ اگر مان باپ کو کسی کا مملوک و غلام و کنیز پائے اور مقدرت
اونکے آزاد کرانیکی رکہتا ہو تو قید رقیت سے رہائی دلوائے حدیث
ابی ھریرہ مین فرمایا ہے لایجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ
فیعتقہ رواہ مسلم و ابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ والنسائی
فصل صلۂ رحم اخوال و غیرہم مین میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک کنیز آزاد
کردی تہی حضرت سے نہین پوچہا تہا جب اونکی نوبت کا دن آیا تو حضرت سے
کہا آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ مینے اپنی کنیز آزاد کردی ہے فرمایا کیا تونے آزاد کردی کہا ہان فرمایا اما انک
لو اعطیتہا اخوالک کان اعظم لاجرک رواہ الشیخان وابو داؤد والنسائی
یعنی اگر تو وہ لونڈی اپنے ماموون کو دیتی تو تجہکو بڑا اجر ملتا یہ اسلئے کہ صدقہ کرنا
اہل قرابت پر صدقہ و صلۂ رحم دونون ہوتا ہے ف ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے
کفیل یتیم کا خواہ اسکا ہو یا غیر کا مین اور وہ دونون جنت مین ہونگے مثل اسکے
اور اشارہ کیا طرف سبابہ و وسطی کے رواہ مسلم مین کہتا ہون کہ اگر یتیم اپنا
رشتہ دار ہی تو کفالت اوسکی داخل صلۂ رحم ہے اور اگر اجنبی ہی تو داخل صدقہ ہے
پہر خواہ یہہ یتیم پسر ہو یا دختر اور ایک ہو یا کئی سب کی لئے بشارت جنت کی اور وعدۂ
مغفرت کا آیا ہے وللہ الحمد دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعًا یہہ ہے کہ سب سے پہلے دروازہ

جنت کے میں کہونگا لکن ایک عورت کو دیکہونگا کہ وہ مجہسے آگی جانا چاہتی ہے
میں کہونگا تو کون ہے وہ کہیگی میں ایک عورت ہون جو یتیمون کی پیچہہ بیٹہی تہی
رواہ ابو یعلی واسنادہ حسن انشاء اللہ تعالی یعنی یتیم ایتام کی ساتہہ صلہ ارحام
کیا اور انکو پالا تہا محرر سطور کہتا ہے اللہ تعالی میری مان کو جنت الفردوس میں
داخل کرے جنہون نے بعد انتقال والد کے ہم دو برادر و سہ خواہر ایتام کو کنار عطوفت
مین نہایت تکلیف کی حالت مین پرورش کیا تہا غفر اللہ لہا وجزی عنا احسن الجزاء
ف زینب زن ابن مسعود نے پوچہا تہا اگر مین صدقہ اپنے خاوند اور یتیمون کو
جو میری گود مین ہین دون تو کافی ہوگا فرمایا تجکو دہرا اجر ہے ایک اجر قرابت کا
دوسرا اجر صدقہ کا رواہ الشیخان بعض نے کہا مراد صدقہ تطوع ہے اور بعض کے
نزدیک فریضہ زکوۃ تہا اور کسی نے کہا عام ہی دونون کو شامل ہے بہرحال
بصورت قرابت یہہ صدقہ صلہ رحم ٹہیرا معلوم ہوا کہ احسان کرنا بی بی کا ساتہہ
خاوند کے یا خاوند کا ساتہہ بی بی کے حکم صدقہ و صلہ رحم مین ہے حدیث سلمان
بن عامر مین فرمایا ہی الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وعلی ذی الرحم ثنتان
صدقۃ وصلۃ رواہ النسائی والترمذی وحسنہ وابن خزیمۃ وابن حبان والحاکم
وقال صحیح الاسناد یعنی مسکین کو دیا تو صدقہ ہوا اور رشتہ دار کو دیا تو صدقہ و صلہ دونون
ہوئے ابو امامہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے ان الصدقۃ علی ذی قرابۃ یضعف اجرہا مرتین
رواہ الطبرانی بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین یہانتک فرمایا ہے یا امۃ محمد والذی نفسی

بیہ لا یقبل اللہ صدقة من رجل ولہ قرابة محتاجون الی صلتہ ویصرفہا الی غیرہم

الحدیث رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات یعنے جسکے رشتہ دار محتاج صلہ ہین اور وہ اونکو چہوڑکر
غیرونکو دیتا ہے تو اوسکا صدقہ نزدیک اللہ کے قبول نہین ہوتا مثل ہے کہ اول خویش
بعدہٗ درویش **ف** صلہ رحم مین ترتیب یہہ ہے کہ اقرب فالاقرب سے شروع
کرے اول ماں باپ ہین پہر حقیقی بہن بہائی پہر ماں باپکے رشتہ دار قریب جیسے چچا
اور چچا کا بیٹا یا دادا اور دادا کا بہائی یا خالہ کی اولاد یا بہانجا بہانجی یا بہتیجی
یا بہتیجا یا خسر یا خسر پورہ یا ماموں اور ماموں کی اولاد انکے سوا جو رشتہ دار ہین
وہ سب بعید ہین جب مال اپنی جان اور اپنے اہل و عیال سے فاضل ہو تو بقدر
گنجایش و حاجت کی رشتہ دارون کو دے دور و نزدیک کا فرق سمجہے اسی کا
نام صلہٗ رحم ہے پہر اگر اقارب محتاج صلہ کے نہون تو اونکے ساتہہ خوش خلقی سے
پیش آنا اور حقوق اسلام کی رعایت ساتہہ اونکے رکہنا یہہ بہی داخل صلہ ارحام ہے
کچہہ صلہ رحم اسی لینے دینے ہی پر موقوف نہین ہے دینا اوسی جگہہ ہوتا ہے جہان
کہ دوسرا حاجتمند ہو مثلاً مسطح نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تہی ابوبکر صدیق
نے نفقہ مسطح کا بند کر دیا تہا اللہ تعالیٰ نے یہہ بات اونکی پسند نفرمائی اس مقدمہ مین وحی آئی
آخر ابوبکر نے نفقۂ مذکور جاری کر دیا یہہ مسطح ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بہانجے تہے منجملہ
مہاجرین و اہل بدر سے انکا ذکر سورۂ نور مین آیا ہے معلوم ہوا کہ بہن کی اولاد داخل صلہ
رحم ہوتی ہے ولہذا اللہ نے مسطح کی سفارش فرمائی اور کہا کہ اہل فضل کو ایسا نہ چاہئے!

کہا نجا ہے مراد اہل فضل سے ابوبکر صدیق ہین چنانچہ پہر صدیق نے یہہ قسم کہائی
کرین کبہی نفقہ مسطح کا بند نکرونگا ہمنے رسالہ صلاح ذات البین مین ایک فصل
بیان مین صلہ رحم کی بہی منعقد کی ہے صفحہ ۱۲۲ مین کچہہ خلاصہ اوسکا مع زیادت
اسجگہ لکہا جاتا ہے بخاری نے ادب مفرد مین یہہ حدیث لکہی ہے اوسمین
بعد ذکر مان باپکے فرمایا ہے توصیکم یعنی الله بالاقرب فالاقرب رواہ
احمد وابن ماجہ الصاو صححہ الحاکم یعنی تین بار ماکی وصیت کی اور چوتہی بار باپکا ذکر کیا پہر
پانچوین بار رشتہ دار قریب کا ایسا ہے حدیث بہز بن حکیم مین بہی فرمایا تہا
ادناک فادناک رواہ مسلم اور ابو رمثہ کا لفظ رفعا یہہ ہے امک واباک ثم اختک و
اخاک ثم ادناک فادناک رواہ الحاکم یعنی پہلے ماں باپکا صلہ کرے پہر بہن بہائی کا پہر
نزدیک کی ناتے والیکا عیاض نے کہا ہے بعض علمانے تردد کیا ہے دادا اور بہائی مین
اکثر نے کہا کہ دادا مقدم ہے بہائی پر شافعیہ بہی اسکی قایل ہین کہ پہلے دادا ہے پہر بہائی
پہر چچا ماں باپ دونوں سے زیادہ تر قریب ہے بیٹا وسپر مقدم ہوگا جو کہ فقط ماں یا فقط باپ سے
قریب ہے پہر قرابت ذوی رحم مین محارم مقدم ہین غیر محارم پر پہر ساری عصبات
پہر سسرال والے پہر اہل ولا پہر ہمسایہ یا جملہ ماں کا مقدم ہونا باپ پر انکے حدیثون سے
ثابت ہے اسیطرح باپ بعد ماں کی سب ذوی القربیٰ پر مقدم ہے ماں باپ اگر مشرک
وکافر ہون تو بہی اونسے سلوک کرنا جایز ہے حضرت عمر نے اپنی کافر بہائی کو ایک حلہ دیا تہا
یعنی جوڑ لباس کا ف اطلاق لفظ رحم کا رشتہ پر ہوتا ہے رشتہ دار ہر شخص کے وہ ہوتے ہین جنکی اوسمین

نسب کا علاقہ ہو خواہ وہ اوسکا وارث ہو یا نہو محرم ہو یا نہو یہی قول راجح ہی کسی نے
کہا مراد رحم سے فقط محارم ہین سو اگر یہی مراد ہونگی تو اولاد چچا کی اور ماموں کے
خارج رہیگی احادیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ صلۂ رحم مین مقدم سب پر والدین
ہین پہر بہن بہائی بعدہ تقدیم باعتبار کثرت وقلت قرب کی ہے جیسے دادا دادی
نانا نانی اور جدّہ و جدّ کی بہن بہائی یا حقیقی نانا کی بہن بہائی پہر خود اسکے سگے بہن
بہائی پہر سگے چچا اور ماموں کی اولاد پہر رہے سہے رشتہ دار بشرطیکہ یہہ سب نکاحِ
صحیح سے پیدا ہوئے ہون اسلئی کہ اولاد زنا ماں کی اولاد ہوتی ہے نہ باپکی جب
باپکی اولاد نہوئی تو نسب جو سبب تہا صلۂ رحم کا وہ پایا گیا کیونکہ نسب باپکا ہوتا ہے
نہ ماں کا بعد ماں باپکے سب رشتہ دارون مین مقدم رشتہ شوہر کا ہوتا ہی حقین
بی بی کے اسیوجہ سی حقوق زوجین بہت سخت ہین مثل حقوق والدین کے
جسطرح اولاد سامنے ماں باپکے حکم غلام کا رکہتے ہے اسی طرح بی بی سامنے شوہر کے
حکم کنیز کا سا رکہتی ہے یہ مضمون حدیث عائشہ مین آیا ہے سو اگر خاوند کسے
عورتکا محتاج و مفلس ہو تو پہلے اوسیکا صلہ رحم کرے صدقہ تطوع بلکہ صدقہ واجب بہی
اوسی کو دی لیکن جبکہ وہ شریف یعنی سید نہو اسلئی کہ سید پر زکوۃ لینا گو سید ہی ہے
اوسکو دی حرام ہے بلکہ سید کی لونڈی غلام پر بہی حرام ہی اور اگر شوہر سیّد
نہین ہے تو پہر دہرا اجر ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحم کا ف صلہ رحم اسکا نام ہے
کہ جسکا نفقہ اس شخص پر واجب نہین ہی اوسکے ساتہہ سلوک و احسان کرے کیونکہ

جنکا نفقہ واجب ہی وصلہ رحم پر مقدم ہین سو مان باپکا نفقہ اولاد پر اوسی وقت واجب ہوتا ہے کہ والدین محتاج تہیدست مفلس ہون اور اولاد آسودہ و تونگر حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ ای رسول خدا میری پاس مال ہے اور میرا باپ میری مال کا محتاج ہی فرمایا انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپکا ہے اولاد باپ کی کمائی ہے تہاری تم اونکی کمائی مین سے کہاؤ یہہ حدیث دلیل ہے اثبات پر کہ نفقہ والد محتاجکا ولد کے مال مین ہی یہانتک کہ اگر باپ اوسکا مال چرا کر لیلے یا اوسکی کنیز سے ہمبستر ہو جائی تو کچھ حد لازم نہ آئیگی بسبب شبہ ملک کی کذا فی المرقاۃ اسی طرح نفقہ اولاد کا باپ پر اوسی وقت واجب آتاہی کہ اولاد صغیر اور نابالغ ہو یا بالغ ہی لکن محتاج ہی اور باپ مالدار تو باپ کو چاہئے کہ اولاد مفلس پر صرف کری بدلیل حدیث جابر بن سمرہ کہ حضرت نی فرمایا ہے اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ رواہ مسلم یعنے جب تم مین اللہ تعالی کسیکو مال عطا کرے تو وہ پہلی اپنی جان پر اور اپنی گہر والونکی جان پر صرف کری گہر والون مین اولاد داخل ہے جسطرح کہ بی بی داخل ہے خواہ صبیان ہون یا جوان نادار اور حدیث ابن مسعود مین فرمایاہی وابدأ بمن تعول امک واباک واختک واخاک ثم ادناک فادناک رواہ الطبرانی باسناد حسن واصلہ فی الصحیحین یعنی شروع کر نفقہ کو عیال سی اسکے اولاد کو مان باپ بہائی بہن اور باقی رشتہ دارون پر مقدم کیا ہے

اور حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے من انفق علی امرأته و ولده واهل بيته فهی صدقة رواه الطبرانی باسناد حسن غرضکہ جب اولاد حاجتمند ہیر گو عاقل بالغ محض کیون نہو نفقہ اونکا والدین بصورت استطاعت و مقدرت کی واجب ہی یہانتک کہ اللہ اونکو غنی کردے اور اگر باپ خود مفلس قلاچ ہے تو پھر اوپر کچھ وجوب نہین ہے سب سے زیادہ نفقہ اوس اولاد کا بڑہتا ہے جو مسرف مبذر نااہل ہو سے ہیچو دندان شریک نان من اند ۰۰ نا کسانیکہ استخوان من اند ۰۰ اسی طرح نفقہ زوجہ کا زوج پر واجب ہی اس نفقہ مین طعام و لباس و جائی سکونت و دیگر صرفہ حوائج ضروریہ مثل ادویہ مرض و صرفہ عطر و روغن و پان و نحوہا داخل ہی لکن مطابق دستور و رواج ملک کی نہ زیادہ اوس سے اور مطابق گنجایش و استعداد و رواج کے نہ زیادہ اوسکی مقدرت سی اسکا بیان رسالہ اصلاح ذات البین مین ہوچکا ہے اور جو دور کے رشتہ دار ہین اونکی لئے کوئی صلہ رحم خاص مقرر نہین ہے وہ حکم مین عامہ مسلمین کے ہین جو حقوق اسلام کے واسطی جملہ مسلمین کے ثابت ہین اونکی رعایت اونکی ساتھ بھی چاہیے اور لفظ صلہ کا شامل ہے جملہ مکارم اخلاق کو کچھ خصوصیت صلہ کی ساتھ انفاق کی نہین ہے بلکہ خندہ پیشانی سے ملنا اور افشاء سلام کرنا اور نرم بات کہنا اور قصور سی درگذر کرنا اور حاجت طلب داری و خاکساری سے پیش آنا اور جائی ہان سے مدارات کرنا اور زبانک منہ بخیر ہانا یہ سب داخل صلہ رحم ہی ف کسی رشتہ دار کا نان نفقہ کسی رشتہ دار پر واجب نہین ہے اسلئے کہ کوئی دلیل مخصص وارد نہین ہوئی ہے مگر باب صلہ رحم سی کیونکہ احادیث صلہ رحم

حامہین اور جو رحم محتاج نفقہ کا ہے وہ احق ارحام بالصلہ ہے اور اللہ تعالی نے
فرمایا ہے فلینفق ذو سعۃ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق مما آتاہ اللہ
لا یکلف اللہ نفسا الا ما آتاہا علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ
سنن ابو داود مین آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچہا کہ مین کس کی ساتہہ
نیکی کرون فرمایا امک واباک واختک واخاک ومولاک الذی یلی
ذلک حق واجب ورحم موصولۃ اس حدیث مین اسکے بہائی بہن کے غلام کا ذکر بہی فرمایا ہے
اسلیے کہ وہ خدمت کرتا ہے پہر اسکو حق واجب اور رحم موصول ٹہیرایا حدیث ابو
ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ للمملوک طعامہ وکسوتہ بالمعروف ولا یکلف من العمل ما لا یطیق رواہ مسلم
اور صحیحین مین روایت ابو ذر فرمایا ہے فلیطعمہ مما یأکل ویلبسہ مما یلبس
ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کفی بالرجل اثما ان یحبس عمن یملک قوتہ
رواہ مسلم اور دوسرا لفظ یہہ ہے کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت اسمین سارے
اہل وعیال وممالیک وعبید داخل ہین لہذا جب ہند بنت عتبہ نے عرض
کیا تہا کہ ابو سفیان ایک مرد بخیل ہے مجکو اتنا نہین دیتا کہ مجہے اور میری اولاد کو
کفایت کرے مگر جو کچہہ مین اوسکی بےخبری ولاعلمی مین لیلون تو فرمایا خذی
ما یکفیک وولدک بالمعروف متفق علیہ یعنی اس حدیث پر کتاب دلیل الطالب مین کلام
بسیط کیا ہے یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نفقہ اولاد کا باپ پر ہے نہ ان پر
بلکہ خود ام اولاد کا نفقہ بہی والد اولاد پر واجب ہے اگر باپ نہین ہے تو بہائی وغیرہ

جو اولیا میت کی ہین اونکے ذمہ و نفقہ اولادیت کا عاید ہوتا ہے لیکن اکثر اولاد اس مسئلہ سے آگاہ نہین ہے اگر ماں مالدار ہوتی ہے تو اولاد وجوب اپنے نفقہ وغیرہ حقوق کا اوسکے ذمہ پر لازم جانتی ہے حالانکہ یہہ بات بالکل صحیح نہین ہے ماں پر کوئی حق اولاد کا نہین ہوتا ہے خواہ بیٹا ہو یا بیٹی سارے حقوق اولاد کے والدین بنات پر ہوتے ہین وہبی تا ختم پرورش و تربیت و بلوغ و نکاح پھر کوئی حق نان نفقہ کا ذمہ پر باپکے بہی باقی نہین رہتا ہے مگر حق صلہ رحم کا وہبی بصورت افلاس اولاد و تمول والد کے واللہ اعلم ف اکثر لوگ جنکو علم نہین ہے اور نہ صحبت اہل علم اور نہ شوق دریافت مسائل و احکام علم و دین کا اونہین کوئی طرف قرابت مادری کے جہاک پڑتا ہے اور کوئی طرف قرابت پدری کے اور کوئی طرف قرابت زوج کے اور کوئی طرف قرابت زوجہ کے حالانکہ یہہ میل خاطر مظلمہ ہوتا ہے اسلئی کہ اللہ نے ہر ایک حقدار کا ایک حق مقرر کر دیا ہے اور اوسکے لئے ایک حد معین فرمادی ہی اعطی لکل ذي حق حقہ اوس سے تجاوز کرنا درست نہین اور جو تجاوز کرتا ہے وہ مرتکب گناہ کا ہوتا ہے مثلاً سسرال کی رشتی مین فقط حضرت نی ذکر خسر و خسر پورہ کے اکرام کا کیا ہے پس بس حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہی احق ما یکرم علیہ الرجل ابنتہ واختہ رواہ الخمسۃ الا الترمذی اور قرآن مین بہی یہہ دوہی رشتہ بتائے ہین ایک نسب یہہ باپکی طرف سے ہوتا ہے دوسرا صہر یہہ

سوال کارشتہ ہی فضل آدمی کے پاس مال ہو تو وہ کس ترتیب سی صرف کری اور کس نفقہ کا اجر زیادہ ہے ابوہریرہؓ کہتی ہین رسول خداؐ نی فرمایا ہے ایک وہ دینار ہی جو تو نے راہ خدا مین صرف کیا ایک وہ ہی جو رقبہ مین اوٹہایا ایک وہ ہی جو مسکین پر خرچ کیا ایک وہ ہے جو اپنے اہل پر صرف کیا ان سب مین اجر اوس نفقہ کا بڑا ہے جو تو نے اپنے اہل پر صرف کیا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جملہ وجوہ خیر مین مقدم نفقہ اپنے گہر والون پر ہے جیسے بی بی بچے خادم مرکب وغیرہ ثوبان کی حدیث مین فرمایا ہے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہی جو اپنے عیال پر اوٹہاتا ہے پہر وہ جو اپنی اسپ پر راہ خدا مین صرف کرتا ہے پہر وہ جو اپنے ہمراہیون پر راہ خدا مین خرچ کرتا ہے ابو قلابہ راوی حدیث کہتے ہین کون شخص اعظم الاجر ہے اوس آدمی سے جو اپنے عیال پر صرف کرتا ہے کہ اللہ اونکو نفع دے یا غنی کر دے رواہ مسلم والترمذی ابو مسعود بدری رفعاً کہتے ہین آدمی نے جب اپنی اہل پر خرچ کیا اور امید اجر کی رکہی تو یہ اوسکی لئی صدقہ ہوا رواہ الشیخان والترمذی والنسائی مقدام بن معدیکرب نی رفعاً کہا ہے ما اطعمت نفسک فہو لک صدقۃ وما اطعمت ولدک فہو لک صدقۃ وما اطعمت زوجتک فہو لک صدقۃ وما اطعمت خادمک فہو لک صدقۃ رواہ احمد باسناد جید اس حدیث مین علاوہ بیان اجر نفقات کے ترتیب نفقات بہی بیان کی ہے اور خاص گہر والون کا ذکر کیا ہے حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہی الید العلیا خیر من الید السفلی

وابدأ بمن تعول امک واباک واختک واخاک وادناک وادناک رواہ الطبرانی باسناد حسن اس حدیث مین ترتیب
نفقات کے ارشاد فرمائی ہے خواہ یہ نفقہ صدقہ ہو یا صلۂ رحم ابوہریرہ کہتے ہین
حضرت نے ایکدن اپنے اصحاب سی فرمایا کہ تم صدقہ دو ایک شخص نے کہا
ای رسول خدا میری پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر صرف کر کہا میرے
پاس ایک اور ہے فرمایا اپنی زوجہ پر صرف کر کہا ایک اور ہے کہا اپنی اولاد پر
خرچ کر کہا ایک اور ہے کہا اپنے خادم پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا انت
ابصر بہ رواہ ابن حبان یعنی اب جہان تو مناسب جانے وہان اوٹھا مطلب یہ ہے
کہ سب سی مقدم واسطے نفقہ کرنے کے یہ لوگ ہین جنکا ذکر کیا گیا اور خادم سے
مراد سواری اسپ و شتر و خر و خچر ہی یا خدمتگار جیسے کنیز و غلام جب انکے
خرچ سے مال فاضل ہو تب کسی اور وجہ خیر مین صرف کری والا فلا بعد انکی بڑی
وجہ خیر ایک صلۂ رحم ہے بعد صلۂ رحم کے جو بچے اور حوائج ضروریہ سے فاضل ہو
وہ کسی اجنبی مستحق کو دی نہ غیر مستحق کو مستحق وہ ہی جسکے دینے مین موافقت
شرع و مرضی الہی ہو غیر مستحق وہ ہی جسکا دینا کسی غرض نفسانی و ہوای طبع کے
لئی ہو جیسے ناچ رنگ گانے بجانے یاری آشنائی کرنے مین یا بیچ کے دلال کو
یا غذای حرام مین جیسے مسکرات وغیرہ مین صرف کرنا یا رشوت مین دینا و نحو ذلک
جابر رفعا کہتے ہین ما انفق المرء علی نفسہ وولدہ واھلہ وذی رحمہ وقرابتہ فہو لہ صدقۃ رواہ
الطبرانی ولہ شواھد کثیرۃ **ف** جو مال آبرو بچانے مین صرف ہوتا ہے

وہی حکم صدقہ مین ہی جابر کی حدیث مین فرمایا ہی کل معروف صدقۃ وما انفق الرجل علی اہلہ کتب لہ
صدقۃ وما وقی بہ الرجل عرضہ کتب لہ بہ صدقۃ رواہ الدارقطنی والحاکم وصحح اسنادہ ابن المنکدر نے کہا وقایت عرض سے
مراد وہ نفقہ ہی جو کسی شاعر یا کسی بدزبان کو دیا جائے یعنی واسطے حفظ آبرو کے تاکہ
ہجو و قدح و ذم نکرے جابر رفعاً کہتے ہین اول ما یوضع فی میزان العبد نفقتہ
علی اہلہ رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ جملہ نفقات مین جو اجر نفقہ کا
اپنی اہل پر ہے اوتنا اجر کسی نفقہ مین نہین ہے یہی صدقہ سب سی پہلی مقبول
ہوتا ہے **فصل** غنی کو سوال کرنا اور غنی کو زکوۃ دینا منع ہے اگرچہ رشتہ
دار ہو حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی تم ہمیشہ مانگتے رہتے ہو یہانتک کہ ایک تم مین کا
اللہ سے ملیگا اور اوسکے منہہ پر گوشت نہوگا رواہ الشیخان والنسائی یعنے
بے آبرو ہوگا مین کہتا ہون قیامت کو جانے دو سایل دنیا مین بہی اسکی نظر
مین حقیر و ذلیل ہوتا ہے اگرچہ کیسا ہی عزیز کیون نہو مسعود بن عمر کا لفظ رفعاً
یہہ ہے لا یزال العبد یسأل وہو غنی حتی یخلق وجہہ فما یکون لہ عند اللہ وجہ رواہ
البزار والطبرانی حبشی بن جنادہ نے کہا ہے کہ جو بلا حاجت مانگتا ہی وہ گویا
انگارا کہاتا ہے رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصحیح حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے
من سأل الناس تکثرا فانما یسأل جمرا فلیستقل او لیستکثر رواہ مسلم
وابن ماجۃ یعنے جو شخص لوگون سے اسلئے سوال کرتا ہے کہ اوسکا مال بڑہے وہ گویا آگ
کی چنگاری مانگتا ہے اب چاہے تہوڑی لے یا زیادہ مین کہتا ہون یہہ حدیث

گویا معجزہ ہی اصلی کہ اکثر بلکہ کل سائل اس زمانے کی ایسے ہی نظر آئے کہ استکثار مال
کے لئے سوال کرتے ہیں اور شرماتے نہیں حالانکہ احادیث میں نہایت درجہ مذمت
سوال کی آئی ہے ایک جماعت صحابہ حضرت سی اسی بات پر بیعت کی تہی
کہ وہ سوال نکرینگے عوف بن مالک کہتے ہیں میں نے بعض کو دیکہا کہ اونکا کوڑا
ہاتہہ سی چہوٹ گیا کسی سے نکہا کہ اوٹہا دو بلکہ خود اوتر کر اوٹہا لیا یعنے اس خوف سے
کہ مبادا کہیں داخل سوال ہو رواہ مسلم والنسائی اور جب ابوذر سے بیعت لی
تو خود حضرت نے یہہ شرط مقرر کردی کہ کسی شخص سے کچہہ سوال نکرنا یہانتک کہ
تازیانہ کا بہی بلکہ خود اوترکر اوٹہا لینا رواہ احمد و رواتہ ثقات حدیث ثوبان میں
فرمایا ہے من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا اتکفل له بالجنة ثوبان نے
کہا کہ میں چنانچہ وہ پہر کسی سی کچہہ مانگتے نہ تہی رواہ احمد والنسائی وابن ماجة وابو
داؤد باسناد صحیح یعنی جو کوئی اسبات کا ذمہ دار ہو کہ وہ لوگوں سے کوئی سوال
نکریگا تو میں اوسکے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ سوال
کرنا صفت مہلکہ ہے قبیصہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تہا ان المسئلة لا تحل الا لاحد
ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته
جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا
من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقول ثلاثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت
فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من

للسائلیة یاتیمه سحت مکلها اصاحبها سحتا رواه مسلم وابو داؤد والنسائی یعنی سوال کرنا تین شخصون کو
درست ہی ایک وے جسپر کوئی حمالہ ہو دوسرا وہ جسپر کوئی آفت آئی ہو جس سی مال
اوسکا تباہ ہوگیا ہو تیسرا وہ جسکو فاقہ ہوا اور تین آدمی عقلمند اوسکے فاقہ کی گواہی
دین اسکے سوا جو مال سوال سے لیگا وہ حرام ہی یہہ حدیث قول فیصل ہے
دربارۂ جواز وعدم جواز سوال کے لکن ہمنے آج تک کوئی سائل اس صفت کا نہین
دیکھا بلکہ جس سائل کو پایا مال حرام سے کماتے اور کہاتے پایا حدیث ابن عمر مین
فرمایا ہے الید العلیا خیر من الید السفلی رواه مالک والشیخان وابو داؤد والنسائی
دست بالا وہ ہے جو دیتا ہے دست زیرین وہ ہے جو لیتا ہے اسمین توقیر ہے
معطی کی اور تذلیل ہی گیرندہ کی ابو ہریرہ رفعا کہتے ہین لیس الغنی عن کثرة
العرض ولکن الغنی غنی النفس رواه الستة الا ابن ماجة یعنی تونگری
کچھ کثرت سامان کا نام نہین ہے بلکہ دل کی بے نیازی کا نام ہے ہمنے سیکڑون
آسودہ حال دیکھے کہ بھیک مانگتے پھرتے ہین عمدہ لباس بدن مین ہے مگر ایک
پیسا ہی کوئی دے تو نہ چھوڑین اور بعض محتاج ایسے دیکھے کہ باوجود حاجت کے
لب بستہ و بارسا ہین سو بیشبہہ یہہ بات درست ہی کہ تونگری بدل ہست نہ
بمال حدیث ابو ذر کا لفظ مرفوع یون ہے انما الغنی غنی القلب
والفقر فقر القلب رواه ابن حبان زبیر بن عوام رفعا کہتے ہین
کہ اگر کوئی تم مین سی لیکر ایک گٹھا لکڑی کا اپنے پیٹھ پر رکھکر لائے اور اوسکو بیچ کہائے

اور اپنے آبرو بچائے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے اس سے کہ وہ لوگون سے سوال کرے وہ اوسکو دین یا نہ دین رواہ البخاری و ابن ماجة وغیرھما ابوہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے لان یحتطب احدکم حزمة علی ظھرہ خیر له من ان یسأل احدا فیعطیه او یمنعه رواہ مالك و الشیخان والترمذی والنسائی مقدام بن معدیکرب فی رفعا کہا ہے ما اکل احد طعاما خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی الله داؤد علیه السلام کان یاکل من عمل یدہ رواہ البخاری یعنی سب سی بہتر یہہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتہہ کی کام سے کہائے داود علیہ السلام ایسا ہی کرتے تہے معلوم ہوا کہ پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء علیہم السلام کی قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زرہ بنا کر فروخت کرتے اور اوسکی قیمت سی اپنا پیٹ پالتے یعنی بیت المال سلطنت سی کہ وہ حقوق مسلمین ہین کچہہ نہ لیتے یہی طریقہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت مین تہا ۔ ہر کہ نان از عمل خویش خورد ۔ منت حاتم طائی نبرد اس زمانہ آخر مین کہ ہمدوش قیامت ہی سوال کرنے کو تو عیب نہین جانتے ہین لیکن حرفہ کو حقیر سمجہتے ہین غیر کا مال لے لینا اور ناحق کا استحقاق جتانا انصاف شیرا ہی اور جوبات انصاف کی تہی وہ ظلم ٹہیری ہے ۔ من زوضع زمانہ در فکرم کہ مبادا ازین بتر گردد ف حدیث عائشہ سے رفعا معلوم ہوا کہ جو مال سائل کو بغیر طیب نفس معطی کے ملتا ہی اوسمین برکت نہین ہوتی ہے رواہ ابن حبان حملہ اوالبزار حدیث جابر مین فرمایا ہے کوئی آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہی مین اوسکو دیتا ہون

للسائل الا لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع او لذی دم موجع رواہ ابو داؤد یعنی سوال کرنا تین شخصوں کو
درست ہی ایک وہ جسپر کوئی حمالہ ہو دوسرا وہ جسپر کوئی آفت آئی ہو جس سے
اوسکا تباہ ہو گیا ہو تیسرا وہ جسکو فاقہ ہو اور تین آدمی عقلمند اوسکے فاقہ کی گواہی
دین اسکے سوا جو مال سوال سے لیگا وہ حرام ہی یہ حدیث قول فیصل
دربارۂ جواز و عدم جواز سوال کے ہے لکن ہمنے آج تک کوئی سائل اس صفت کا نہ
دیکھا بلکہ جس سائل کو پایا مال حرام سے کماتے اور کہاتے پایا حدیث ابن عمر
فرمایا ہے الید العلیا خیر من الید السفلی رواہ مالک و الشیخان و ابو داؤد و النسائی
دست بالا وہ ہے جو دیتا ہے دست زیرین وہ ہے جو لیتا ہے اسمین تو قوم
سعلی کی ذلت اور تذلیل ہی گیسر نہ کی ابو ہریرہ رفوعا کہتے ہین لیس الغنی عن کثرۃ
العرض ولکن الغنی غنی النفس رواہ الستۃ الا ابن ماجۃ یعنی
تونگری کثرت سامان کا نام نہین ہے بلکہ دل کی بے نیازی کا نام ہے ہمنے
آسودہ حال دیکھے کہ بہیک مانگتے پہرتے ہین عمدہ لباس بدن مین ہے
پیسا ہی کوئی دے تو نہین چہوڑتے اور بعض محتاج ایسے دیکھے کہ باوجود
لب بستہ و پارسا ہین سو بیشبہہ یہہ بات درست ہی کہ تونگری
بمال حدیث ابو ذر کا لفظ مرفوع یون ہے انما الغنا غنی
والقلب والفقر فقر القلب رواہ ابن حبان زبیر بن عوام
کہا اگر کوئی تم مین سے رسی لیکر ایک گٹھا لکڑیکا اپنے پیٹھ پر رکھ کر لائے اور

اور اپنے آبرو بچائے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے اس سے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اوسکو دین یا نہ دین رواہ البخاری وابن ماجۃ وغیرھما ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے لان یحتطب احدکم حزمۃ علی ظہرہ خیر لہ من ان یسأل احدا فیعطیہ او یمنعہ رواہ مالک والشیخان والترمذی والنسائی مقدام بن معدیکرب فی رفعاً کہا ہے ما اکل احد طعاما خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ رواہ البخاری

یعنی سب سی بہتر یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کی کام سے کہائے داود علیہ السلام ایسا ہی کرتے تہے معلوم ہوا کہ پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء علیہم السلام کی قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ زرہ بنا کر فروخت کرتے اور اوسکی قیمت سی اپنا پیٹ پالتے یعنی بیت المال سلطنت سی کہ وہ حقوق مسلمین ہیں کچہہ نہ لیتے یہی طریقہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت میں تہا ؎ ہر کہ نان از عمل خویش خورد ٭ منت حاتم طائی نبرد اس زمانہ آخر میں کہ ہمدوش قیامت ہی سوال کرنے کو تو عیب نہیں جانتے ہیں لیکن حرفہ کو حقیر سمجہتے ہیں غیر کا مال لے لینا اور ناحق کا استحقاق جتانا انصاف شیرا ہی اور جوبات انصاف کی تہی وہ ظلم ٹہیری ہے ؎ من ز وضع زمانہ در فکرم کہ مبادا ازین بتر گردد **ف** حدیث عائشہ سے رفعاً معلوم ہوا کہ جو مال سائل کو بغیر طیب نفس معطی کے ملتا ہی اوسمیں برکت نہیں ہوتی ہے رواہ ابن حبان واحمد والبزار حدیث جابر میں فرمایا ہے کوئی آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہی میں اوسکو دیتا ہوں

وہ لیکر چلدیتا ہے وہ ایسی کو دیتا ہین اوسکا گرانی کو دو رواہ ابن حبان عمر کو حضرت
کچھہ دیتی تو وہ کہتے مجھسے زیادہ تر محتاج کو دو فرماتے اذا جاءك من هذا المال
شيء وانت غير مشرف ولا سائل فخذه وتموله فان شئت كله وان شئت
تصدق به وما لا فلا تتبعه نفسك رواه الشيخان والنسائي
یعنی جو مال سبے تاکے اور بے مانگے ملے اوسکو لیکر کہا یا صدقہ کر اور جو یون نملے تو
اوسکی تاک مکر حکایت احبار عمر کو ایک چیز عطا کی عمر نے پہیر دی فرمایا کیون
پہیری کہا آپ ہی نے فرمایا تہا کہ کوئی کسی سے کچھہ نلے یہی بہتر ہے فرمایا انما ذلك
عن المسئلة فاما ما كان من غير مسئلة فانما هو رزق يرزقك الله للعبد رواه مالك
مرسلا یعنی مانگ کر نلے اور جو بے مانگے ملے وہ اللہ کا رزق ہے جو اوسنے تجکو
دیا ہے عائشہ سے فرمایا تہا من اعطاك عطاء بغير مسئلة فاقبله فانما هو رزق
عرضه الله اليك رواه احمد والبيهقي اس باب مین کہ جو بے سوال ملتا ہے
وہ اللہ کا رزق ہے اوسکو واپس نکری بہت حدیثین آئی ہین اور استشراف سے
منع کیا ہے عبد اللہ نے اپنے باپ امام احمد سے پوچھا تہا کہ استشراف کیا ہے
کہا تقول في نفسك سيبعث الي فلان سيصلني فلان یعنی اپنے جی مین یہہ
کہا کہ فلان شخص مجکو کچھہ بہیجیگا یا صلہ دیگا ف ابو موسے اشعری نے رفعا کہا ہے
ملعون من سأل بوجه الله ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله ما لم يسأل
هجرا رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح ہجر سے مراد امر قبیح ہے یا سوال قبیح بکلام

تبیح کو طبرانی نے بہی رافع سے رفعا تا لفظ سائلہ روایت کیا ہے اور ابن عباس رضنا کہتے ہین الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال بوجہ اللہ ولا یعطی رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی اور ابی ہریرہ کا لفظ رفعا یون ہے الا اخبرکم بشر البریۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الذی یسال باللہ ولا یعطی رواہ احمد ف ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو سائل یہہ کہکر مانگے کہ مجہے لِلّٰہ فی اللہ یا راہ خدا اللہ کیواسطے کچہہ دو تو اوسکو ضرور کچہہ دیدے گو اوسکا سوال پورا کرسکے تاکہ لعنت رسول خدا صلعم سے بچ جاے اور وہی سائل ملعون ٹہیرے یہہ ٹہیرے اسوقت کے سائلین غالب لاعقین ہین اکثر خداہی کا نام و واسطہ ڈالکر بہیک مانگتے ہین آپ تو طوق لعنت کا پہنتے ہین مگر دوسری کو بہی لپیٹ لیتے ہین اگر کبہی مسئول عنہ طاقت عطاء سوال کی نہین رکہتا تو اوسکو مفت مین قائل ہونا پڑتا ہے ؎ صائبا خجلت سائل بر بسیم درگرد ؛ سیلی زری کرد بمن انچہ نقار دن زرکرد ؛ اور اگر مسئول عنہ نے دیا اگر بشر ما کراور دلی ناخوشی کے ساتہہ تو یہہ مال انگار آتش جہنم ہوا یعنی حق مین سائل کے اور سائل نے گویا دیدہ و دانستہ ناری ہونا اپنا منظور رکہا فما اصبرھم علی النار ف بعض اہل علم نے کہا ہے جسکے پاس صبح وشام کا کہانا ہے اوسکو سوال کرنا حلال نہین ہے مطابق ظواہر احادیث کی اور کسی نے کہا یہہ اوسکے لئی ہے جو دائم طعام صبح وشام پر قادر ہے اور کسی نے کہا یہہ حکم منسوخ ہی اون احادیث سی جنمین ذکر پچاس درہم یا اوقیہ یا اونکی قیمت کا آیا ہے

قال الخطابی حافظ عبد العظیم منذری کہتے ہین ادعاء نسخ کا دونون مین مشترک ہے اور مرجح معلوم نہین ہے شافعی رحمہ اللہ فرماتی تھے کبھی آدمی ہمراہ کسب کے ایک درہم سے غنی ہوجاتا ہے اور کبھی ہمراہ ضعف نفس و کثرت عیال کے ہزار درہم سے بہی غنی نہین ٹہیرتا سفیان ثوری و ابن المبارک و حسن بن صالح و احمد بن حنبل و ابن راہویہ کا مذہب یہہ ہے کہ جسکے پاس پچاس درہم یا سونا اسقدر قیمت کا ہے اوسکو زکوۃ نہ دے اور حسن بصری و ابو عبیدیہ کہتے تہے کہ چالیس درہم والا غنی ہوتا ہے اصحاب رای کا قول یہہ ہے کہ جسکے پاس نصاب سے کم ہے اوسکو زکوۃ دینا درست ہی اگرچہ تندرست کمانے والا ہو اسکی ساتھ یہہ بہی کہتے ہین کہ جسکے نزدیک ایکدن کا قوت ہی اوسکو سوال کرنا حلال نہین ہے استدلالاً بھذا الحدیث عرۃ واللہ اعلم انتہے مین کہتا ہون مراد اس حدیث کی یہہ حدیث ہی من سأل وعندہ ما یغنیہ فانما یستکثر من النار رواہ ابوداؤد و ابن حبان ابن حبان کا لفظ یہہ ہے یستکثر من جمر جہنم قالوا یا رسول اللہ ما یغنیہ قال ما یغدیہ او یعشیہ و رواہ ابن خزیمۃ ایضاً ۱۲ کحاصل حلت سوال کی لئے شرائط ہین لکن وجود اونکا اس زمانہ مین مشکل ہے اب تو ہر سائل کو یہی سمجھو کہ حرام خوار جامع حرام مار ہے الا ما شاء اللہ تعالے پہر یہہ حکم حرمت سوال کا حق مین مسلمانونکی ہے اور اسوقت کی اکثر سائل ایسے مین جنپر اطلاق لفظ اسلام یا ایمان کا صحیح نہین ہوتا ہی اسلئے کہ نہ نماز پڑھتے مین اور نہ روزہ رکھتے سوال انکا حرفہ ہوگیا ہے اور

بہیک مانگنا شعار ٹہیر گیا ہے ہم اسپر کیا افسوس کرین ہمنے عرب و عجم خصوصاً
حجاز مین ایسے سائل دیکہے ہین کہ اگر اونکا لباس بدن اوتار کر فروخت کیا جائے
تو ایک ماہ یا چند ماہ تک بخوبی قوت بسری ہو سکتی ہے اور بہت سی ملازم پیشہ دیکہے
اور جاگیر دار کہ باوجود کفاف یا سد رمق کے سائل ہین اور سوال بہی سرسری
نہین بلکہ الحاف کی ساتہہ پہر قلیل پر راضی نہین بلکہ ناشکر ہین اور دشنام دیتے ہین
اور بعض باطن مین آسودہ و تونگر ہین لکن ظاہر مین اون کو کچہہ عار و انکار سوال کی نہین
اور کچہہ غیرت قبول کرنے سے عطا کے اگرچہ ایک ہی فلوس کیون نہو نہین ہے
یہی وضع اکثر اولاد شرفا نے اس زمانہ مین اختیار کی ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا
قوم مین اگر ایک شخص آسودہ حال ہوتا ہے تو برادری والے اوسکو نام سی صلہ رحم
و حق قرابت کے سخت تنگ کرتے ہین پہر اونکو کتنا ہی دو اور وہ بقدر کفاف
فی الحال اپنے پاس بہی رکہتے ہین اور شرع اونکو سوال سے مانع ہی لکن کسطرح
وہ بہیک مانگنی سے باز نہین آتے ملا دوپیازہ نے خوب کہا ہے البرادر کس بی حیا
پہر باوجود حصول معاش کے بی تکلف مال زکوۃ و صدقہ کو لیکر مثل شیر مادر حلال جانتے
ہین اور اوسکو اپنے فسق و فجور و لہو و لعب و اکل و شرب ناجایز مین صرف کرتے ہین اسجگہہ
جو دیکہا گیا تو دینے والا اور لینے والا دونون مرتکب عظائم امور و کبائر ذنوب
ہوتے ہین اور زکوۃ شرعی ہرگز ادا نہین ہوتی یہہ اقارب کالعقارب آپ تو ڈوبے
تہے لکن اوس اصل تم کو بہی لی ڈوبے ورا اوسپر کچہہ رحم انکو نہ آیا اور نہ وہ مظلوم ظالم تہا

انکی اس بیرحمی کو سمجھا الحاصل یہہ حکایت وحکایت طول و عرض مین مہابہارت
اور قصہ امیر حمزہ یا بوستان خیال سے کچھہ کم نہین ہے خلاصہ اس سب تحریر کا
اسیقدر ہی کہ اسلام بالکل غریب ہوگیا ہے نام باقی رہگیا ہے کام والی دنیا
سے چلے گئے اب وہ وقت آتا جاتا ہے کہ نام بہی شاید باقی نہ رہے اور بعض غربا
جو نام لینے والے ہین وہ منسوخ ابناء زمان و مطعون اصحاب دوران ہین فانا للہ
وانا الیہ راجعون اللہم احینا علی الاسلام وامتنا علیہ امین
آج روز جمعہ ۱۲ رمضان سنہ ہجری کو یہہ رسالہ دو جلسہ مین انجام کو پہونچا

وللہ الحمد والسلام علی من اتبع الہدی

تمت